سوال

(198) ناخنوں کا بڑا ہونا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

...رہے اور وہ بڑے ہوجائیں تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

...ن تراشنے فطرتی سنت میں داخل ہوتے ہیں کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

...ہیں : ختنہ کرنا، زیرناف بال صاف کرنا، مونچھیں کاٹنا، اور ناخن تراشنا، اور بغلوں کے بال اکھیڑنا "

اسے امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں دس فطرتی سنتیں بیان ہوئی ہیں جن میں ناخن تراشنا بھی شامل ہے۔

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

..."

...حمد، امام مسلم، اور امام نسائی نے روایت کیا ہے، اور یہ الفاظ احمد کے ہیں۔

...ان سے بھی مشابہت نہیں ہوتی۔

...ء (173/5).

...یہ بھی ہے کہ وہ اپنا ایک ناخن لمبا رکھتے ہیں۔

...کی طرف راہنمائی کرنے والا ہے۔

لح المنجد اس بارے ایک فتویٰ کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں :

خن لمبے کرنا اگر حرام نہ بھی ہوں تو یہ مکروہ ضرور ہیں، کیونکہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناخن کاٹنے کے لیے وقت مقرر کرتے ہوئے حکم دیا کہ وہ چالیس یوم سے زیادہ نہ چھوڑیں جائیں ۔

(258) ۔

ہونے لگتا ہے ۔

ں لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

ِ خون بہائے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اسے کھالو، دانت اور ناخن .... دانت تو ہڈی ہے، اور ناخن حبشیوں کی چھری "

بر (3507) صحیح مسلم کتاب الاضاحی حدیث نمبر (1968) ۔

بی، یہ تو ان لوگوں کا طریقہ ہے جو وحشی جانوروں کی طرح ہیں ۔

وۃ (5) الشیخ ابن عثیمین (79/2) ۔

رج بالا فتاوی سے یہ نتائج اخذ کیے جا سکتے ہیں :

1۔ پس چالیس دن سے زائد ناخنوں کو لمبا کرنا، ناجائز ہے ۔

2۔ چالیس دن آخری حد ہے، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ چالیس دن بعد ہی کاٹے جائیں ۔

3 مطہرہ ہے ۔

رساں ہو سکتی ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 2